13830-اعمال صالحہ کی شروط

سوال

اللہ تعالی بندے کا عمل کب قبول فرماتا ہے ؟

اور عمل میں کونسی شروط ہوں وہ صالح اوراللہ تعالی کے ہاں مقبول ہوتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

حمدوثنا کے بعد :

کوئی بھی عمل اس وقت تک عبادت نہیں بنتا جب تک کہ اس میں دوچیزیں نہ پائی جائیں ۔

اور وہ دوچیزیں یہ ہے کہ کمال محبت اورکمال تذلل ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اور وہ لوگ جو مومن ہیں وہ اللہ تعالی کی محبت میں بہت سخت ہوتے ہیں} البقرۃ/(165)

اوراللہ تبارک وتعالی نے ارشاد فرمایا ہے :

{یقینا جولوگ اپنے رب کی ہیبت سے ڈرتے ہیں} المومنون ۔/(57)

اوراللہ تعالی نے اپنے اس فرمان میں اسے جمع کردیا ہے :

{بیشک یہ لوگ نیک کاموں کی طرف جلدی کرتے تھے اورہمارے سامنے عاجزی کرنے والے تھے} الانبیاء ۔/(90)

توجب اس چيز کا علم ہوگيا تو یہ بھی علم ہونا چاہیۓ کہ عبادت صرف موحد مسلمان کی ہی قبول ہوتی ہے ۔

جیسا کہ اللہ تبارک وتعالی کا فرمان ہے :

{اورانہوں نے جو عمل کئے تھے ہم آئے ان کی طرف انہیں پراگندہ ذروں کی طرح کردیا} الفرقان ۔/(23)

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا کہ دورجاہلیت میں ابن جدعان صلہ رحمی کیا کرتا اور مسکینوں کو کھانا کھلاتا تھا توکیا اسے یہ کام آئے گا ؟ تورسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اسے یہ کوئی نفع نہیں دے گا کیونکہ اس نے ایک دن بھی یہ نہیں کہا کہ اے میرے رب قیامت کے دن میری غلطیاں معاف کردے ۔ صحیح مسلم حدیث نمبر ۔(214)

یعنی وہ بعث ونشور پر اور قیامت پر ایمان نہیں رکھتا تھا اور نہ ہی وہ اس لئے عمل کرتا رہا کہ وہ اللہ تعالی کے سامنے پیش ہوگا ۔

پھر یہ کہ مسلمان کی عبادت اس وقت تک قبول نہیں ہوتی جب تک کہ اس میں بنیادی طور پر دو شرطیں نہ ہوں ۔

اول : اللہ تعالی کے لئے اخلاص نیت :

وہ اس طرح کہ بندے کے سارے اقوال وافعال اور اعمال ظاہری اور باطنی سب کے سب اللہ تعالی کی رضا اور خوشنودی کے لئے ہوں کسی اور کے لئے نہیں ۔

دوم : عبادت اس طریقے اور شریعت کے مطابق ہو جس کا اللہ تعالی نے حکم دیا ہے ۔

اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متابعت اور پیروی واتباع سے ہوگا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کہا ہے وہ کیا جائے اور جس سے روکا ہے اس سے رکا جائے اور ان کی مخالفت نہ کی جائے اور نہ ہی کوئی ایسی نئی عبادت یا طریقہ ایجاد کرلیا جائے جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ۔

اور ان دونوں شرطوں کی دلیل اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے :

﴿تو جسے بھی اپنے رب سے ملنے کی امید ہے اسے چاہئے کہ وہ نیک اعمال کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہ کرے﴾ الکھف ۔/(110)

ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے :

﴿تو جسے بھی اپنے رب سے ملنے کی امید ہے﴾ یعنی اس کے ثواب اور اچھی جزا اور بدلے کی **﴿اسے چاہئے کہ وہ نیک اعمال کرے﴾** یعنی جو کہ اللہ تعالی کی شریعت کے موافق ہوں **﴿اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہ کرے﴾** اور وہ اس سے صرف اللہ تعالی وحدہ لاشریک کا چہرہ اور رضا چاہتا ہو۔

لھذا قبول عمل کے یہ دو ضروری ارکان ہیں کہ وہ اللہ تعالی کے لئے خالص اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے مطابق ہونا چاہئے ۔ اھ

واللہ اعلم .